امیر معاویہؓ کی خلافت۔ اب امیر معاویہؓ سارے عالمِ اسلامی کے مسلمہ خلیفہ مقرر ہو گئے۔ آپ نے خلیفہ مقرر ہوتے ہی اندرونِ ملک خارجیوں نے جو شورشیں برپا کر رکھی تھیں۔ ان کی طرف توجہ کی اور ان کی سرکوبی کر کے ملک میں امن و امان قائم کیا۔ اور اس کے بعد سرحدی علاقوں میں بہت سی جدید فتوحات کیں۔

قسطنطنیہ پر حملہ۔ امیر معاویہؓ کے عہد میں قسطنطنیہ پر حملہ بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے ۴۹ھ میں امیر معاویہؓ نے سفیان بن عوفؓ کی ماتحتی میں ایک لشکر جرار قسطنطنیہ روانہ کیا۔ اس لشکر میں ممتاز صحابہ کرام حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت امام حسینؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ شامل تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔

"کیا اچھی وہ فوج ہو گی اور کیا اچھا وہ امیر ہو گا۔ جو ہرقل کے شہر پر حملہ آور ہو گا"

قسطنطنیہ رومیوں کا بڑا اہم مرکز تھا۔ اور اس کی فصیل بہت اونچی اور مضبوط تھی۔ مسلمانوں نے بڑا زبردست حملہ کیا لیکن رومیوں نے بڑا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آخر مسلمان ناکام لوٹے۔ اس جنگ میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری کا انتقال ہو گیا اور مسلمانوں نے حضرت ابو ایوبؓ کی وصیت کے مطابق قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے لے جا کر آپ کو دفن کیا اور اسی پر علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

نکہتِ گل کی طرح پاکیزہ ہے اس کی ہوا
تربتِ ایوب انصاریؓ سے آتی ہے یہ صدا
اے مسلماں ملتِ اسلام کا دل ہے یہ شہر
سینکڑوں صدیوں کی کشت و خون کا حاصل ہے یہ شہر

یزید کی ولیعہدی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ ایک بہت بڑے مدبر اور سیاست دان تھے۔ اور دنیائے عرب میں "مغیرۃ الرائے" کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ انھوں نے امیر معاویہؓ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی زندگی میں یزید کو ولی عہد نامزد کر دیں۔ چنانچہ امیر معاویہؓ نے مغیرہ بن شعبہ کی تجویز کو پسند کیا۔ مگر اس کے لیے زمین ہموار کرنا بہت کٹھن کام تھا۔ اور امیر معاویہؓ جو کہ خود بہت بڑے سیاست دان اور مدبر تھے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے تھے کہ یہ کام آسانی سے طے نہیں پا سکتا۔ اور اس وقت ان کی نگاہ میں تین ایسے مرکز تھے جو ان کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے تھے اور وہ یہ تھے۔

۱۔ حجاز (مکہ و مدینہ) ۲۔ کوفہ اور ۳۔ بصرہ۔ ان میں حجاز کو مذہبی حیثیت حاصل تھی۔ اور دوسرے دونوں شہروں کو سیاسی حیثیت حاصل تھی۔

چنانچہ ان تینوں مرکزوں کو ہموار کرنے کے لیے مروان بن حکم، مغیرہ بن شعبہ، اور زیاد بن ابوسفیان کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ مروان بن حکم حجاز کے لیے۔ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے لیے، اور زیاد بن ابی سفیان بصرہ کے لیے مقرر ہوئے۔ مغیرہ بن شعبہ اور زیاد بن ابی سفیان تو اپنے مشن میں بہت جلد کامیاب ہو گئے۔ اور ان کو اتنی محنت نہ کرنی پڑی۔ مگر مروان بن حکم کو بہت مشکل پیش آئی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حجاز اکابرین صحابہ کا مرکز تھا۔ مگر اس وقت بہت سے اکابر صحابہ دنیا سے اٹھ چکے تھے بس ان کی کچھ اولادیں جنھیں خود بھی شرفِ صحبت نبوی حاصل تھا، موجود تھیں۔ اور ان لوگوں میں حق گوئی اور صداقت کا جوہر پورے طور پر موجود تھا۔ ان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت امام حسینؓ اور حضرت عبدالرحمان بن ابوبکرؓ نمایاں شخصیت رکھتے تھے۔ خصوصاً اول الذکر تینوں بزرگ اپنے اسلاف کا مکمل نمونہ تھے۔

اس لیے مروان بن حکم نے جب یزید کی ولیعہدی کا مسئلہ ان اصحاب کے سامنے پیش کیا تو ان اصحاب نے کہا، یہ سب خلاف شریعت ہے اور نہ ہی حضرت ابوبکر و عمرؓ کی سنت کے موافق ہے۔ بلکہ یہ قیصر و کسریٰ کی سنت ہے۔ اس لیے ہم کسی صورت میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ چنانچہ مروان بن حکم نے امیر معاویہؓ کو لکھا کہ یہاں کے حالات درست نہیں ہیں۔ اس لیے آپ خود تشریف لائیں۔ چنانچہ امیر معاویہؓ خود مدینہ تشریف لائے۔ اور ان اصحاب (حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت امام حسینؓ اور حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ) کو جمع کر کے امیر معاویہؓ نے دریافت کیا کہ آپ یزید کو ولی عہد کیوں نہیں تسلیم کرتے اور اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے کافی بحث و تمحیص ہوئی مگر یہ لوگ کسی طرح راضی نہ ہوئے اور آخر امیر معاویہؓ نے اس کی پرواہ کیے بغیر ۵۶ھ میں یزید کی ولیعہدی کی بیعت لے کر نظام خلافت کا خاتمہ کر دیا۔

وفات۔ ۶۰ھ میں امیر معاویہؓ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ یزید اس وقت دمشق میں موجود نہ تھا۔ اس کو بلا بھیجا اور حسب ذیل وصیت کی: